REGISTERED No. A.750



M. B. Khan Artist

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) طالبعلمان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ استحانا تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو آپ ہفتہ کے اندر دو تین روپیہ بھیجکر آپ مستقل خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں ورنہ بخیر شمالسلامت۔ بندہ پرورا ایک مشہور کیتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ وام ودرم نہیں تو قومی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا نادار یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں گاؤ گم ہو جاتا ہے لیکن یہ شاہد ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روانگی پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات لاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا اعتراض شامل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ آیا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شائع نہونگے اور اُن کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر پر نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲　　نمبر ۳۴

مضامین

۲۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء

غزل

پھر نئی جنگ کے ساماں نظر آتے ہیں مجھے

بلبل پھر جنگ کے عنواں نظر آتے ہیں مجھے
پھر اجل گور کے ساماں نظر آتے ہیں مجھے
دھوتیاں کا دھوم دھام والے ہو سے پھر آ گئے ہیں
بے بڑا اردوں کے مسلماں نظر آتے ہیں مجھے
چھپکے ہونٹوں میں لپکے تھے رجز کے شعلے
اب وہ کٹتے ہوئی آں منظر آتے ہیں مجھے
ہوتے چھوڑتے پھرتے ہیں نہ میدان تمام
لٹھ پیٹے کا دھوم دھوستاں نظر آتے ہیں مجھے
کل جو نامور تھے ساز و نغمہ کے جاتے ہیں
جو بہادر تھے وہ خفیں نظر آتے ہیں مجھے
خاطا بھی ہیں جو اکرتے ہیں دخل ہو وقت
اہل دل دست دگر یباں نظر آتے ہیں مجھے
خاں بہادر کا خطاب آپ نے پایا کیونکر
آپ تو شکل سے عقبیاں نظر آتے ہیں مجھے
کیوں نہ ہو حضرت تو آپ بہادر لیش دراز
آپ تو جنگ کے دہاں نظر آتے ہیں مجھے
کاجل آنکھوں میں ہے کبھی بہلی نہیں پیش
خاوری جھیل جھکتیاں نظر آتے ہیں مجھے
اُفق دیوں پہ چھائی ہے انکاروں کی گھٹا
لنگیاں باندھے ملا و ہاں نظر آتے ہیں مجھے
ضبط سرکار نے ہتھیار کیے ہیں جب سے
سوٹا کھیلتے گرز اں نظر آتے ہیں مجھے
انگیٹھے پھرتے ہیں پھر قوم سے تیغ و تلوار
پھر اسی رُت کے ساماں نظر آتے ہیں مجھے
خاں بہادر بھی کر رہا ہے کہ شمس العلما
بیت گزرے لرزاں نظر آتے ہیں مجھے

زندگی بھی مشتاق کرو ہ لکھنے سے گے
ان میں اک قادری انسان نظر آتے ہیں مجھے
خواجہ حسن نظامی غفار

لٹھ مار پشاوری کی تک بندی

وحضرت بیم اشتیاق سلام و تحسین کے ساتھ منت گل سامنے بھی خیال ہو۔ گرشفیع کا ہوا حصہ وہ اس خیال ور حقاکر دیکھ گیا جانا اب ایک عمر گھٹنے وار ہو۔ ناظرین اخبار اللہ خود ہی دیکھ دیں نکتہ شناس ہیں سمجھنے کرتا لیں۔ ہم تو صرف اتنی سی بات پر خوش ہیں کہ پشاور میں بھی اودھ اخبار کی ترقی ہو ہو اور لوگ اس کی قدر و قیمت گھٹا ہیں۔ گرانا میں ہی جنس نظر آنے لگی نقد　　ایڈیٹر

خوب ہوا چھلا سر بازار سب سودا مجھکو
تو نے جب مجھ سے کہا ہو سے یہ سودا مجھکو
اس نے جب شوق سے اک دل لا لوتا مجھکو
میں وہ سمجھا کہ دکھاتے ہیں تماشا مجھکو
جو آتش رشک سے اک کسی کو تڑا لاکر بیا
ہائے بلا آیا پڑا ہوا عنقا مجھکو
جاڑے آتے ہی ہوئی فوگی اور شال کی فکر
شیخ جی اب تو نہیں ہے غم فسردہ مجھکو
کیوں نہ ہو حسن دنداں اور ترقی حاصل
آیا کا بل میں نظر عقد ثریا مجھکو
ایک تو بزم میں آ کچھ علی جاتی کبھی
اٹھ کے پھر لفتے سے کہتے ہیں وہ جا جا مجھکو
دام سمجھا میں اُسے دام جسے کہتے ہیں
آنکھ بچے کی ہوئی دریدہ بینا مجھکو
خانہ بجھ دو لیے وال بادہ بھی ہے کچھ ایسی ہوا
کمزور اب نظر آنے لگا چڑا مجھکو
............کی ابھی دور ہو عادت تمہاری
ہاتھ گر آئے کوئی سونے کی چڑیا مجھکو
عنایت اللہ خاں لٹھ مار پشاوری

عرض حال علی و درک اصل

دُنیا کی تہذیب و تحسین صبح ہو پھیل کیو کوئی دیکھ نفس کو بھول جائے اس سے زیادہ حسن کوئی نہیں دُنیا نادر و عجوبہ روزگار دنیا عجیب چیز ہے آج دنیا کا ہی گجر یا آدمی خانے میں تھے اور گزشتہ چند سال کے بعض برابر اضافہ ہے۔ دو اشیا پر نگاہ ڈالئے ہی سارا نشہ ہرن ہو گیا۔ غضب خدا کا دُنیا بچوں کی تماشا دیکھیے جیسے بالش پر جا پانی کی دھن سے کنوئیں میں دھکیلا۔ کیا خوب کیا فرنے سماجی جماعت اور سال سے اگلا زمین کے بارے میں آ سرار پہنچ نمو ہی عنوان ضمیری سرکار میں پھر ایک بطرلی بحالی ہے! ایک ذرہ تحریر ہو گیا ہے۔ دو دوروں کی نسبت دُنیا نے جو سلوک کیا اُسے بندہ دیکھے دیتا ہے۔

سماجی شردھانند کی حمایت اور اسلامی قوم کا بیان

(۱) وہ حقیقت کی کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ میں غیر مسلمین کو جگہ نہ ملے سو یہی بات و مقام ہے؟ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد کا دروازہ مسلم و کافر دونوں کے لیے یکساں کھلا تھا ہیں۔ اسی طرح آج دوسری بھی جامع دہلی میں کیوں حاصل بچ گئے اصل یہ ہے۔ وہ مشرک نہیں ہیں دوسرے سے مجلس نہیں ہیں۔

(۲) خدا جب مہربان ہوتا ہے تو ہر دل کو ایک دولت گئے ہیں۔ جب امید رکھتی جا چکے برکت دو دل سو دہلی سماجی جی کی زبان پر ایک دن کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت جاری ہو گا انشاء اللہ والا توفیق الا باللہ

(۳) انسانی تنگ خیالی و تعصب کی دلیل وہ گرشتہ کرتے ہیں جو سماجی جی کو وعظ مسجد جامع میں کیوں کہتے

(۴) اگر آج خلیفہ کا خیال ہو کہ یہ جامع مسجد میں وعظ ہو سکتے ہیں اور اس میں کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تو سماجی شردھانند کے وعظ ہونے کے فضل سے روکتے ہیں۔ مسئلہ کا اضطراب فضول ہے

بے معنی ہے　　(رقم ۱۲)

سماجی جی کا حیوط لیڈ صحبہ و انتخاب

(۱) دینداری اعتبار سے تو ہم تسلیم کرتے ہیں کہ کوئی

شائقین زیارت ... عرض ہے ... سال ... ۱۹۲۹ء ... زیارت ... تشریف لے جانا ... کی ضرورت ... جہاز ... طلب کیجئے

[redacted] متعلق کی جلد اشتہار کا بنام حافظ سیٹھ محمد رفیع صاحب کیانی ... اب چھپ گئی ہیں۔

..... نادی مرحوم [illegible] خاندان پر آ
دور میں کیا تو بہت بچا لیا مگر ہم [illegible]
بھی ایک [illegible] جیسے سلام کو ایک کا [illegible]
لازم نہیں ٹھہرا سکتے۔ ایک مرتبہ [illegible]
کی زبانی [illegible] اسلام پہنچی کی طرح پہلی تھی۔
آخر نادی مرحوم سے مصرعہ لکھا کہ [illegible]
کے ساتھ مرحوم [illegible] نادی کے [illegible]
کہ سلام ہرگز موزوں نہیں ہوتا۔

(۲) ہرگاہ [illegible] گذشتہ [illegible] سلام [illegible]

(۳) [illegible] ..... کا قتل ہو گیا [illegible]

ہولیکن اسلام کے متعلق [illegible] ہیں۔

ماجبین کا عروج (با الفاظ ہیچ رسی ...)

(۱) [illegible] سلام
[illegible] جمیل حیدر [illegible]
[illegible] اہل اسلام [illegible]
جانی [illegible] ایک [illegible]
[illegible] ہیں۔

ماجبین کا زوال (اقتباس)

[illegible]
کا زور [illegible] رسول و صفا
جنگ [illegible] سال مرحوم [illegible] کمال [illegible]
(۱) اب دنیا [illegible] ہے [illegible]
میں بچنے والا نہیں۔
(۲) وہ [illegible] کوئی [illegible] صاحب کے [illegible]
[illegible] نہیں جا سکتا۔
(۳) اس [illegible] بچہ [illegible]
[illegible] وطیب [illegible]
[illegible] کا اسم [illegible]؟
(۴) ..... ہوں [illegible] کندہ دل۔

فرازمروری ظفر علیخاں (با الفاظ ہیچ)

(۱) [illegible] تاریخ [illegible] سال۔ حشر
[illegible] ہوں [illegible]۔
(۲) [illegible] اپنا [illegible]
مولانا ظفر علیخاں صاحب [illegible] ..... [illegible]
[illegible] برس [illegible]

غیر مشہور کہانی (مسلسل)

تشبیب (اقتباس ذیل المعنی)

(۱) [illegible]
[illegible] ہی [illegible] ہو جائیں گی۔
(۲) [illegible] قصائد [illegible]
(۳) [illegible] آپ ان [illegible] دیکھیے [illegible]
[illegible] اہل فکر کی طرف [illegible]
[illegible] سلسلہ ہے [illegible]
[illegible] — راقم مستفسر

جدید آلات زراعت

تحریری اردو کی [illegible] آلات تحریر و کتابت ہو گئے ہی آ گئے!



الادباریات

وبائے خاص

[illegible] — اب [illegible] خاص
[illegible] نکلتے ہیں۔ خاص کی لفظ سے کان
اٹھا گئے آنکھیں [illegible] دل بھر گیا [illegible]
حضرت نظام [illegible] تشریف لائے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] خاص نمبر۔
[illegible] خاص نمبر۔ [illegible] اٹھانے اور

[illegible] کی بیماری [illegible]
[illegible] حکم
[illegible] کے [illegible]
عام ہے [illegible] جب [illegible]
[illegible] شاعر [illegible] غلام [illegible]
اسکی [illegible] آقائے شاعری کی
خدمت میں [illegible] فانی [illegible] شعر
پیش کرتے [illegible] آئی۔ کیا [illegible]
[illegible] سکوت کا انعام [illegible] گیا؟
خیر [illegible] ہے [illegible]
اس سے بحث نہیں۔ ہم [illegible]
چاہتے ہیں کہ ایسے خاص موقعوں پر
شاعری کے عام [illegible]
ہو جاتے ہیں۔
ایک صاحب عرض کرتے ہیں۔
[illegible]
[illegible]
(۱) [illegible] فارسی [illegible]
[illegible] سرگزشت [illegible]
[illegible] اس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] چاہیے [illegible]
کی حالت [illegible]
[illegible] سمجھ کے ایسی
خوبی سے [illegible] کوئی شاعر [illegible]
کا حل [illegible]۔ ہاں اب معلوم ہوا
فارسی کا [illegible] تیسرے [illegible]
[illegible] کے فوائد [illegible]
سے [illegible] ہیں۔ چوتھے [illegible] کے فارسی معنی
[illegible] حضرت سادی شاعری میں [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کی رسائی سے بالاتر ہو۔
[illegible] پہلے مصرعے میں [illegible]
[illegible] ظاہر [illegible] ہے۔ جب

چاہے جہاں چاہے گر دے ۔ ایک ادب لطیف
کا یہ مصرعہ ہمیں یاد ہے ۔
شب صبح و تاروں کی بہ سفر جان زمینی
جناب سحر کے زخیرہ میں یہ مصرعہ محفوظ تھا لیکن
اب تو اس سے بڑھ کے ابھی یہاں تک گیا ۔ پہلے
ترجمہ کیجیے اسکے بعد مطلب سمجھیے کیا معنی کہ آپ
پل اردو دانوں میں ۔ فرماتے ہیں کہ خشت (یا دریا
شکل) کی دعا سے

ساتھ اورہ کے کیوں بیٹھا ہے ۔ ممکن ہے کہ پہلے
مصرعے میں " جہد " بمعنی قمر ہو اور دال کے بیچ
پر تحتہ کا زلزلہ آگ الف تنہا جناب شاعر نے بڑھا دیا
ہو تو معنی یہ ہونگے کہ میں رات کے وقت شاعر کی تصویر
ہوں اے چاند کیوں بیٹھا ہے ۔ علی ہذا دوسرے
مصرعے میں " اورہ " کے معنی دروازے کے لیے جائیں
تو ترجمہ یوں کیا جائیگا کہ قطب عرش منزل میں

جا معنی باقی ہے کم نہیں ہوتی ۔ پہلے شعر کے معنی
اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ میں شب کے وقت ۔ اور
کی تصویر ہوں دروازے پر آنکھوں بیٹھا ہے ۔ دیکھیے
کہیں گر نہ جائے) کہ قطب عرش منزل کے پاس
(یا ساتھ) گھنٹی لے کے کیوں بیٹھا ہے ۔
تیسرا شعر ہے ۔
جد ا تو بہ ہو تا سا کہ بہ دور جد بہ جد سطہ
زغز غز و اعنظر ۔ بچہ ز چنا نشستہ



ہم رکے اے آخر
کیوں بیٹھا یا بیٹھا
نشستہ بجائے نشستن
زہر دل ترجیح زہرہ
عربی مبنی شک و شبہ
فارسی مبنی ستم کی ہو
جب نہ رہ گئی تو ناگہ
پر کیوں جا بیٹھا ۔
ایک دکنی شاعر نے
سر سالار جنگ مرحوم کے
سامنے اپنا کلام پڑھا
اور مطلب کی تھی تو را
ہے ستے و اندل
اے عاشقاں کیوں
آپ فرماتے ہیں
چاک رستی میں باندھ کر
دکھلا دیے پردہ کو
اگر آپ اس اردو شعر
کے معنی سمجھ سکے ہیں
تو کوئی وقت اس

تشخیص صنعت میں شعر
اس صنعت کا نام صنعت
" جد ر جد " ہے
معنی مطلب ستے
شاعر کو غرض سامع
ہوتی چاہیے ۔ خالی
" جد ر جد " کی آفرینش
٤
جد ری جد ر جد ا جد
جد ر جد ارا د کر جد
زز غز نا نجو چنا نشستہ
یوں بھی کہہ سکتے ہیں
جد جد ر جد ا جد م
جد ر جد تا د بغرال
نور کی غز غز نجو نشستہ
پھر شعر دو رہ ہے کہ یہ
صنعت خود ہی خوب
پہلے کی طرح سے لندا
زبان ظرافت میں ہے
صنعت لکھی بھی گئی

فارسی شعر کے سمجھنے میں نہ ہوگی ۔ ورنہ کو مشق
کیجیے ۔ دوسرا شعر ہے ۔
بہ شبہ شبیہ خاور بہ درآ چنا نشستہ
کہ بہ قطب عرش منزل بہ درا چنا نشستہ
لفظی ترجمہ ملاحظہ ہو میں رات کو خاور (مغرب یا
مشرق) کی شبیہ ہوں اے چراغ کیوں بیٹھا ہے کہ
(تفسیری معنی یعنی) ساتھ دل عرش منزل کے

دروازے سے چلا آ ۔ کیوں بیٹھا ہے ۔ " درا " گھنٹی
کو بھی کہتے ہیں ممکن ہے کہ دوسرے مصرعے کا " درا "
گھنٹی کے وارث ہو
بایں لفظ یہ ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ دل عرش
منزل کے پاس گھنٹی (یا گھنٹی جھنجھنا لیے
کیوں بیٹھا ہے ۔ بہر تقدیر رسائی کی
لطافت وہ حلاوت ہے کہ بچے کی عمر کی طرح

ہیں پہلے مصرعہ میں جو تھا جد غز و غز جد کی طرف افادہ
کرتا ہے اگرچہ قرآن میں یہ لغت لیکن دال جھوٹ
لیکن قرآن پر اصلاح دینے کا حق ہر شخص رکھتا ہے
کس کو شکر کرنے کا فرض ثواب سے خالی نہیں
دو شعروں کے معنی ہم اپنے طور پر کر چکے باقی اشعار
میں سوال موجود ہے تو عرض کیے جاتے ۔ اگر نہ لکھا
کسی شعر میں معنی پیدا ہو سکے تو ہی کر دو یہ شعر اور

نگار ۔ حیدرآباد یا مکار ۔ ہے ان کے بنانے اور فروخت کرنے والے حافظ سیتا رام ، ... صاحبان ... لکھنؤ ہیں ۔

کے ساتھ عرض کرتے ہیں عذر ہو گا ؎

شعر گفتن بہ کہ دُر سفتن بود

سلک مروارید کا چوتھا شعر ہے ؎

کو ملا دے سوئی کو ریسہ درسلامت

بغداں ریختہ۔ اختیار چہ جا پا نشست

دل سے مطلب ہے کہ دل اس سوئی کی محبت ہو رہی ہے دل ہے جس کے کھلا ہوا گھاس چھا ہوا نشست آہ لطافت ادب! بیت بازی کرنے والے بازاری لوگ اس صنعت سے مات ہوتے تھے اکثر کام نئے ہیں چنانچہ مشہور ہے ؎

ہاتھ میں یاں ہرا ہے گھنگر

آدمی روٹی و پیاز ہو کر

مقابل ادھر جا کے ہوا اُدھر والے نے یہ پڑھا ؎

مات کردم اُدھر والے کو

اور جنگل جھیلو گھاس

پانچواں شعر ہے۔ ملاحظہ ہو رقت معانی خصوصاً آخر مصرع صفت ردالاصلاح۔ کا ہر جملہ صرف قابل تحسین ہے ؎

بطفیل مریم احمد بہ تماشہ دست کیسر

ادبی لاہور حکم بیش اولاد نشست

جی اسے کہتے ہیں قدرت کلام ابتدائی نہیں ہے۔ یہ فارسی ہے فارسی۔ ڈاکٹر اقبال اسکی قدر جانتے ہیں ان کے سوا دنیا میں کوئی سمجھ بھی نہیں سکتا کتنا زور دکھایا۔ نالائق یہ جھڑکی ایڈیٹر صاحب کو دی گئی ہے الفاظ سے تو نہیں مگر خواہ مخواہ اس شعر کا مطلب یوں کر سکتے ہیں ایڈیٹر، مریم مسیح احمد کے طفیل میں سے یا کامد و فضائل ہے اور جب پیارا اور لاہور بھی میں سے ہے تو اب ایڈیٹر تو کیوں اس کے آگے بیٹھا ہے۔ واہ حضرت واہ! کیا خوب دیکھا آپ نے؟ یوں مطلب نکال لیتے ہیں گونگے کے اشاروں میں بھی معنی ہوتے ہیں لیکن حضور کے الفاظ معنی سے خالی ہیں پھر بھی معنی پیدا ہی کر دیے۔ چھٹا شعر ملاحظہ ہو ؎

گر ز و عدو فا سرد گشتہ چو ہوا بدل گشتہ

زعفران گذشتہ بہ عزا چہ را نشستہ

خدا جانے مطلب کا خرچ ایڈیٹر صاحب کے نصیب میں کھا ہے یا مریخ کے شعر ہیں گر آپ عرض کر لیجو کہ ایڈیٹر صاحب ہی کو دولت عقلی حاصل ہوئی مطلب یوں حل ہوتا ہے کہ بھائی ایڈیٹر تم کیسے بلبل کی طرح دل شکستہ۔ شعال بلبل اور بلکہ کی طرح جنت تم خوب بانو دہ کا اخبار کا جھیل جھیلکے اور سینوں میں بیٹھا علاجی کل کا دشمن یا بانو دہ کو فکر کی کے نظام ہیں۔ پھر صنعت ترکیبی ہے۔ ساتواں شعر بھی شعر سے تعلق رکھتا ہے غزل قطعہ بند ہے ملاحظہ فرماتے ہیں ؎

تیرے سیارہ نغزہ دو فرست عجیبہ فرما

بحضور مقال دیا ہے پیر و جو انشستہ

یعنی شاعروں کی جان کی قسم کر حضرت خدا صاحب مشکل لفظوں کے معنی خود ہی نہ لکھو۔ بیچے تو بیچارے نظام الدین اس اختلافات کے حل پر ہرگز قادر نہ ہونگے کیا معنی کر دو آئے ہیں اپنے کلام سے کوئی کتاب خانہ تو ساتھ لاتے نہیں ہیں۔ بادشاہ دوسروں کی جان لیکا لیکا حضرت شاعر نے نہیں فرمایا تکلیف ہے۔ نغزہ باتحریک جو کہ پراگندہ ہو جاتا ہے کہتے ہیں۔ نغزہ ایک ستارہ نہیں ہو رہا ہے جنگی پا بھی ہوئی یہاں سے ایک الفت دکھائی دیتی ہے۔ یہ تو اپنا شعر دوسرے مصرعہ میں شرائط معنی لفظ گئے ہیں جس تخت کے معنی خاک نظر کرتے ہیں۔ کلا لالہ کی سے ہے جو افراد سے ہو رہے سے کیا جاتا ہے اسکے معنی ہیں فرورت و فزاوانی مال کے بعض یہ ہے کہ مریخ کے سامنے جو شخص فرد ہے و زینتی ایڈیٹر وہ مال کے اوپر کیوں بیٹھا ہے کیوں نہیں پراگندہ ہونے والی چیز تو وہ صفت لے ۱۲۳ جو کہ ایک اتنا گھسنے والا تو ہے۔ آٹھواں شعر مطلب خارش خواہ ہے ؎

تیار نظم شمسی بہ نظام شاہ عثمان

بنور فیر فزا بہ فوج اب نشستہ

شمسی صاحب سے مطلب ہے کہ میری نظم نظام خلد دکن کو دکھا دو۔ پہلا مصرعہ کسی توضیح کا محتاج نہیں البتہ دوسرا مصرعہ قابل جیب صنعت ہے فرق ہے دو میں نظم جاتا ہے کیسے حل لالات کا تو احتمال ہے جو فراز ملا فرماتے کہ کسے کہہ کر بیٹھ گئے ہو تے ہیں۔ سر فرما تے گے

معنی ہیں شعر ان ترکیب۔ اس میں نغزہ کا لفظ ہے فارسی فرہنگ میں صد شعر ہا کیا ان لفظوں کے معنی لود شاعر نے لیے ہیں ہیں ان میں نغزہ کا حق نہیں لینا اتنے الفاظ کی تشریح و تفصیل کے لیے ہم صرف تاکید کے حل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ نیر کے فردوس گشت میں ہر شخص پیکٹ میں یا کیسا بیٹھا ہے۔ دونوں لفظوں کے معنی جو مصنف نے لکھے ہیں مجبوراً وہی قبول کرنے پڑتے۔ اللہ رے گرفر۔

بغراز فقر فر بغرا چہ جا نشستہ

شعر جس میں بغرا لنگر ہے قطع کا فقرہ آ گیا ؎

تو نذر کی سیب بیمبر حسن وری کی داری

ہو قبا ہو بہ ہوا۔ ہو نہ چہ را نشستہ

وجہ مصنف بالذات او در پا لفت کہتے ہیں کہ کو نہ فکر ہے گرفتے ہوا اسے بعد شخص ہوا حسن دری رتا لیس نہیں رکھتا ہے جو یار اخلاق پر اسکی بادہ کے ساتھ باہر توں بیٹھا ہے۔

نظم و شاعر کی بڑی استادی یہ ہے کہ جس طرح الفاظ کے معنی باہم پیوست نہیں ہیں اسی طرح ایک مصرعہ دوسرے سے بالکل بے تعلق رہتا ہے۔ اس نظم یا غزل کا نام ہے سلک مروارید۔ مروارید ہے مروارید لغت میں موتی کو کہتے ہیں اور تار کا حال یہ ہے کہ دونوں موتی ادھر اُدھر بکھرے پڑے ہیں۔

ارکان نمبر میں بہت کچھ لکھنا چاہیے دیکھیے جو درست ہو تو پھر لکھیں گے۔ خدا خوش شاد کے قصور سے معاف فرمائے۔ اور کیا عرض کیا جائے اب یہ تو ہم بھول ہی گئے کہ غریب ایڈیٹر نے اس نظم پر نوٹ لکھا ہے وہ قابل رشک ہے کہ حضرت بار سے دائرۂ استعداد سے آپ کی نظم باہر ہے لکھتے ہیں "ضرورت نہیں کہ ایڈیٹر کی لیاقت سب ہی سے زیادہ ہو"

راقم

خاکسار ادب باری لاادب جہ نشستہ

خریدار حضرات سنی آرڈر کے کوپن اور خطوط میں اپنا نمبر کرنا ضرور درج کریں۔



دو برج جوڑا

سر نمبر (۱) "اتنا اتنا اتنا بڑا انڈا کا ہے کا"

سر نمبر (۲) "آل کا۔ آل کا۔ آل کا" ستاروں کی چال چاہے سیدھی ہو یا ٹیڑھی کبھی بدلتی نہیں۔ پس اسی دوہرے میں معاملہ الجھا رہیگا۔ والسلام"

القرین

نقل کفر کفر نیست نقل مجرم جرم نیست

(۱) قاضی یحییٰ بن اکثم کے سامنے ایک چور گھوڑے سمیت پکڑ کر آیا۔ پیچھے سے خود چلایا اور کہنے لگا کہ قاضی صاحب آپ کی عدالت میں سنا ہے کہ فلاں شخص مالک اسپ نے فلاں فلاں شخص پر شبہ پر گھوڑی چرانے کا الزام عائد کیا ہے حالانکہ بندہ درحقیقت سارق ہے ان بیچاروں کو ناحق پھنسایا ہے۔ انھیں چھوڑ دیجیے میرا نفس مجھے ملامت کرتا ہے۔

قاضی: تم نے گھوڑی کیونکر غائب کی؟

چور: اس سوال کا جواب تو طویل ہے مگر ذرا باہر چل کر دیکھیے یوں سب کرکے بتاؤں؟ یا دیکھیے یوں گھوڑی کو ڈریٹ اور آنے کا رکب کھلا۔ اور جب گھوڑی لانے میں مشغول ہوئی تو اس طرح پچھاڑی کھولی اور اس طرح باگ پکڑ کے پیچھے بیٹھ گیا۔ یوں خطوط صاحب میں درست بیٹھا ہوں، دیکھیے۔

قاضی: بیشک تم شہسوار معلوم ہوتے ہو اور گھوڑی کی سواری بھی خوب درست ہے۔ اچھا پھر کیا ہوا؟

چور: دیکھئے بعد میں نے یوں ایڑ لگائی اور یوں اصلی مالک کی آنکھوں میں خاک جھونکتا اور سرعت قاضی کو پھر تو بتا ہوا روانہ ہوا۔ یہ چلا وہ چلا۔ غائب!

قاضی صاحب انتظار کر رہے ہیں مگر چور اصلی ملزموں کو رہا کرانے کے بعد پھر نہ پلٹا۔

(۲) حکم بن عمر نیم ادکا عرابی شب کو دکان بڑھا کے گھر بلایا کہ اس میں تھیلی اشرفیوں کی رکھی ہے۔ ساتھیوں نے دیکھا کیا ایک ان میں سے ایک پہلے ہی سے دروازے پر پہنچا پھر ہمسایہ لونڈی آئی دروازہ کھول کے چلی گئی چور نے آہستگی کے ساتھ پھر دروازہ بند کر لیا۔ اتنے میں صاحب خانہ آئے انھوں نے دستک دی چور نے دروازہ کھول دیا اندھیرے میں چور کو لونڈی سمجھ کے عرابی نے تھیلی چاہی کہ میاں نے قدم اندر رکھا چور باہر نکلا۔ ساتھیوں کو تھیلی دکھائی انھوں نے کہا یار تم نے ہماری کی جان پر ستم توڑا۔ عرابی پر سارا غصہ اتار گیا۔ غلطی کے معنی ہیں کہ جاؤ اور اسے چھوڑو۔ چور نے کہا حضور تھیلی اٹھائی دوبارہ عرابی کے دروازے پر پہنچ کے آواز دی۔

عرابی: کون ہے؟

چور: باہر آئیے۔ زندگی غریب کو آپ ناحق شک رہے ہیں آپ کی تھیلی ایک چور لیے جاتا تھا کوتوال نے گرفتار کیا۔ چور تو اقراری مجرم ہے۔ کوتوال کے حکم سے بندہ آپ کا مال لے کے حاضر ہوا ہے۔

عرابی خوشی خوشی باہر آیا۔ تھیلی سنبھالی بولے کہ لاؤ۔ چور نے تحریری رسید مانگی۔ عرابی روشنی اور قلم دوات لینے اندر گیا۔ چور صاحب سالاً قاصاً رکابی کو ہری کر کے رفو چکر ہو گئے۔

(۳) ریڈ کرسینٹ کالج میں اسد و خارث ہیڈ پولیس کے سب نیپر پکچے تھے۔ نیا نیا سفر تھا آزاد خیال ملکی مسائل پر لیکچر دیتا تھا اور گورنمنٹ کی بھی مذمت اثار کا تھا۔ ایک طالب علم پروفیسر سے ناراض تھا۔ انتقام یوں لیا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ان کی پروفیسر کی بغاوت کا حال کہہ دیا۔ دوسرے دن کالج میں لال پگڑی والا چپراسی چٹھی لیے ہوئے پہنچا۔ صاحب نے سلام بولا۔ غریب پروفیسر تھے کے حاضر ہوا۔ صاحب کی آنکھیں سرخ تھیں تیور بدلے مجھے معلوم ہوتا تھا کہ اب چوٹ کی جب چوٹ کی صورت دیکھتے ہی ارشاد ہوا: آپ پولیس کو دھوکا دینا چاہتا؟ پروفیسر جھوٹ بولنے کا زیادہ عادی نہ تھا انکار کس طرح کرتا۔ کہنے لگا حضور میرا یہی کام ہے۔ اگر اخبار نویسوں کا اعلان کراؤں گرفتاریوں کو نوٹ لینے کا ڈھب کیا؟ معلوم ہوتا ہے بائیں ڈگری سے اتنا خوار آنکھوں کی سرخی معلوم ہوئی۔ گردن ہلا کے بولے: او یہ بات؟

پروفیسر: حضور یہی بات ہے۔ اور یہ حضور جانتے ہی ہیں کہ ہم کسی کی دوست نہیں ہوتی۔

حضور: البتہ البتہ (المتبسم)۔

پروفیسر رخصت کے وقت: ہاں اخبار کا ایک تازہ پرچہ حضور کے یہاں جنبلی کے صدقے میں آئی ہوں وہ مجھے عنایت فرمائیے گا کہ اس کا بھی کر داروں۔ ابھی اس مد و خارث کے متعلق کا فن کچھ ہے ۱۹۱۰ کا ایجاد ہے؟ ایسی کچھ زیر استعمال خطرناک کی کرسیاں پروفیسر خطرات کی ضرورت ہے؟

حضور: اور پسیں ہیرو کر کے بھیجا سکتا۔

تیسرے پہر تھے سونام اخبار تحریر یاں لکھا؟ پروفیسر کی بہتر بدلی ہے۔

الغرض ثابت شد کہ مجرم کی نقل جرم نہیں ہوتی۔ پس اگر ۳۰ اکتوبر کے زمیندار لاہور میں قصہ گوجرانوالہ کا ایک واقعہ یا یہ درج ہوا ہے کہ وہاں چند بغیر وردی کے پولیس والے سفید پوش لگ کے ایک طرف کھڑے ہوئے انھوں نے ناشائستہ بیک نعرہ لگایا۔ دوسری جانب سے وردی پہنے پولیس آئی کچھ سوار اور کچھ پیادے پھر انھیں بلا تحقیق نعرہ لگانے والوں کو پراگندہ کیا۔ تعجب ناک ان میں گو بیک یہ کھلا تو کوئی جرم نہیں ان سے نفرت کرتے ہیں کہ آپ وہ اس طرح اگر چاہتے ہیں کی معنوی نمائش ہی ہوتی ہے؟

ڈلہوزی کے پردہ نشین مشق نقب زنی نقل جنسی کی مشق یا توجہ ...... یا پھر کی تربیت یا جرم خلاف فطرت کی نمائش بیچ سل یا قمار بازی کی آزادی۔ واللہ گناہ با لذت رہے تو بد کا مزا۔ واہ بھی واہ۔

واقف

ناقل عاقل

القرین الاخلاقی

(۱) مجھے نے پین کا مجرت جہانگیر کے سامنے ہی نورجہاں نے اس طرف پر دیکھا کہ ایک کبوتر پھڑک کے اڑ گیا۔ تو سوال کرتے ہیں کہ کبوتر کیونکر اڑا؟ دوسرا اڑ کے دکھایا۔ قبلہ عالم یوں اڑا! یہ قرین عشق ہے۔

(۲) الف لیلیٰ میں خلیفہ ہارون رشید کی گیری کی تربیت حماقت کا قصہ تحریر ہے کہ غریب نے کبھی اشرفی نہ دیکھی تھی۔ اتفاقاً سو اشرفیاں دست یاب ہوگئیں دل نے کہا یار شیخ آج تو ایسے خوش نصیب ہے

کی ایک نہ دو سو اشرفیاں ہماری جیب میں ہیں اگر
امیرالمومنین خلیفہ ہارون رشید نے سن پائی تو
خدا جانے سرکاری پیادے جان پر کیا ستم توڑیں گے
آج کل سرکاری بیت المال ہماری جیب کی طرح
خالی ہے۔ امیرالمومنین کا حکم ہے کہ اشرفیاں طلب
کر لی گئی ہیں [illegible]
ہوں میرے پاس دینار کہاں۔ خلیفہ کا [illegible]
سمجھا کہ یہی چارہ ہے۔ [illegible]
تم نے کبھی وزیروں کا خزانہ نہیں دیکھا [illegible]
[illegible] لازم ہے کہ دینار پاس ہیں تو
پشت دیکھ کر دوسرے کی دنیا کا جلدی بناؤ۔

یہی حضرت! جو [illegible] بھری ہوئی
بھاری تھی۔ قصے میں گرمی پڑی کوٹھری کا
دروازہ اندر سے بند [illegible] دوسرا [illegible]
خود ہی بچانے کا [illegible]
گئے۔ اور وہ اشرفیاں خلیفہ کا حکم ہے ابھی حاضر کر
دو [illegible] جان کی [illegible]
حضور کو غلط خبر دی۔ مجھ غریب کے پاس مال کہاں
سے آیا۔ [illegible] جلدی جان سے بچے۔
[illegible] کے دروازے اندر [illegible]
بند [illegible] خلیفہ کیا ہے۔ کیا مجھے چوروں نے گھیرا
ہے۔ [illegible] دروازہ کھلا تو خلیفہ کے دوسرا
کوئی نہ تھا۔

[illegible] آخر یہ قصہ کیا تھا؟ میاں خلیفہ بولے
بھائی میرے پاس تھوڑا سا مال ہے۔ خیال ہوا کہ
تمہارا امیرالمومنین کو خبر ہو جائے وہ طلب [illegible]
نہ دو۔ [illegible]
کی [illegible] سے [illegible]
(۳) [illegible] کے سامنے کے
ایک خاص [illegible] جلسے میں [illegible]
مخالفت فرمائی ابھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کہ کس طرح
[illegible]

حضرت [illegible] صاحب [illegible]
نالیوں کی [illegible] ساتھ ہیں [illegible]
ساتھ ہیں [illegible] حضرت کے [illegible]
اخلاقی جرات کی [illegible] لوگوں کا [illegible]
کہ [illegible] جب تک [illegible]
نقاب کشائی [illegible]
(۴) ایک [illegible] ہے کہ
خوب [illegible] ایک [illegible]
کیا [illegible] زمین خوب [illegible]
[illegible] جہاں [illegible]
کے [illegible] اور [illegible]
چلی جاتی ہیں۔ [illegible]

دینی ناول

فن سوال اور پالٹکس

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] امام ابن جوزی کی کتاب [illegible]
[illegible] ایک صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] دوسرے صاحب [illegible]
[illegible]
سنی مسلمان امیر معاویہ کے نام پر بھیک دیتے تھے اور
شیعہ مسلمان حضرت علی کے نام پر [illegible]
[illegible] بھیک دیتے تھے کہ
[illegible] بھیک کے [illegible]
تقسیم کر لیتے تھے۔

افسوس کی جگہ ہے کہ آج کل کے ہندو مسلمان [illegible]
بھی نہیں جانتے حالانکہ [illegible]
[illegible] کانگریس کے نام پر بھیک کے [illegible]
[illegible] تقسیم کرنے کا [illegible]
[illegible]

اگر [illegible]
کانفرنس [illegible]
کی [illegible] ہیں اشتہار [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔
[illegible]
[illegible] ایک [illegible]
جس کی [illegible] ایک بند مکان میں [illegible]
کھانے میں [illegible]
[illegible] دسترخوان پر [illegible]
ایک [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قاضی صاحب [illegible]

بحرِ عدالت العالیہ ہائیکورٹ گورنمنٹ بھوپال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اکتوبر ۱۹۳۰ء

مہر عدالت

[illegible]
رجسٹرار ہائیکورٹ بھوپال

غذائے روحانی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ عجوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے

جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی ذھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگنی ذھرپد ہوریان اس کتاب مین انسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے صرف سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتداے کتاب مین لکھدیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا وہ ایک سہولی امر ہے یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین۔ انکے علاوہ دیگر بہت کار سرمایہ نازشی آپ کو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا ماحصل اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایہ نازش ہو رہا ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ